ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

زرتشت ازم میں آخری مسیحا(نجات دہندہ)کا تصور اور اس کی عصری معنویت

THE CONCEPT OF LAST MESSIAH (SAVIOR) IN ZOROASTRIANISM AND ITS CONTEMPORARY SIGNIFICANCE

***Ali Rizwan shahzad, **Dr. Hafiz Zahid Latif**

*PhD Scholar, Department of Islamic Studies, UET Lahore.
**Associate professor, Department of Islamic Studies, UET Lahore

ABSTRACT:
In Zoroastrianism, the ancient Persian religion, the concept of the last savior holds significant importance in its eschatological framework. The Saoshyant, a messianic figure, is believed to usher in the final renovation of the world, bringing about the ultimate triumph of good over evil. This article delves into the mythology and theology surrounding the Saoshyant, exploring its origins, characteristics, and role in Zoroastrian eschatology. Through a critical analysis of primary sources, including the Avesta and Pahlavi texts, this study reveals the significance of the Saoshyant in Zoroastrian theology and its implications for the religion's understanding of salvation, redemption, and the final judgment. The article provides insight into the enduring influence of Zoroastrianism on the development of messianic ideologies in various religious traditions.

Key words: *last savior, Zoroastrianism, eschatology, apocalyptic*

جب ہم زرتشت کی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ زرتشت ایک ایسے نجات دہندہ کی منتظر ہے جو دنیا سے ظلم کو ختم کر کے اسے عدل کے ساتھ قائم کرے۔ زرتشت کے پیروکار اس نجات دہندہ کو ایک خاص نام سے پکارتے ہیں (ASTVAT ERETA) کا مطلب ہے ساوشیانت۔ اس تحقیق میں ہم زرتشت ازم کے آخری نجات دہندہ کے تصور اور ان حالات کا جائزہ لیں گے کہ یہ آخری نجات دہندہ کب ظاہر ہو گا۔ ہر انسان کو زندگی میں کسی نہ کسی صورت میں آزمائشی دور سے گزرنا پڑتا ہے یہ آزمائش و مصیبت کبھی انفرادی ہوتی ہے اور کبھی اجتماعی ہوتی کہ جس سے پوری قوم کو آزمایا جاتا ہے۔ جب قوم کسی امتحان میں مبتلاء ہو جاتی ہے تو وہ کسی ایسے شخص کی منتظر ہوتی ہے جو اس کو اس امتحان میں کامیابی سے ہمکنار کرے۔ ایسے شخص کے لیے "مسیحا" کی اصطلاح مستعمل ہے۔ کرہء ارض پر پائی جانے والی ہر قوم کسی نہ کسی مذہب سے منسلک ہوتی ہے ہر مذہب کے اپنے اپنے اعتقادات ہوتے ہیں ہر شیء کے بارے میں ہر مذہب کا اپنا ایک الگ عقیدہ ہوتا ہے جیسا کہ اللہ کی مبارک ہستی کے بارے میں ہر مذہب کا عقیدہ جدا ہے الہامی کتب میں اللہ وحدہ لا شریک ہے، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کچھ مذاہب کے بنیادی عقائد میں تحریف ہوئی اور انہوں نے وحدہ لا شریک کے پیغام کی نافرمانی کی، اللہ کے لیے اولاد کو ثابت کرنے کی ناپاک جسارت کی، انبیاء کی تعلیمات کو بھلا دیا یا تبدیل کر دیا۔ ان سب کے باوجود ایک عقیدہ اپنی جگہ بر قرار رہا اور وہ آخری مسیحا کا عقیدہ ہے جو لوگوں کو آزمائشوں سے نکال دے گا۔ دنیا کے ہر مذہب میں آنے والے مسیحا کا تصور کسی نہ کسی صورت میں پایا جاتا ہے۔

مسیحا کا معنی ومفہوم:

والسَّيْحُ: الذَّهابُ في الأرضِ للعبادَةِ، ومنه: المَسيحُ ابنُ مريَمَ[1]

اور السیح کا معنی ہے زمین میں عبادت کے لیے چلنا، اور اسی سے مسیح بن مریم بھی ہیں۔

والسَّيْحُ فَقَالُوا: إنه مُطلَقُ الذَّهَابِ فِي الأَرْضِ، سواءٌ كَانَ للعِبادةِ أَو غيرِ هَا۔۔۔الخ[2]

اور السیح کے معنی میں کچھ حضرات نے کہا کہ زمین میں مطلقا چلنا (سفر) ہے خواہ وہ عبادت کے لیے ہو یا عبادت کے لیے نہ ہو۔ اسی سے مسیح بن مریم علیہما السلام ہیں بعض اقوال کے مطابق ہوز مین گھومتے پھرتے اور جہاں کہیں رات ہوتی وہ اپنے پاؤں کو سیدھا کرتے اور صبح تک نماز پڑھتے۔ اس کا ایک معنی بھٹکنا بھی کیا گیا ہے جیسا کہ کہا گیا کہ وہ لوگ جو زمین میں برائی، فضول باتیں اور لوگوں کے درمیان فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں تحقیق وہ بھٹک گئے۔

مسیح کے معنی مبارک، تیل کی مالش کیا ہوا، بہت سیاحت کرنے والا، چاندی کا ٹکڑا، کانا، نابینا، بازو اور جھوٹا بھی مذکور کیے جاتے ہیں[3]

مسیحا "مسح "سے مشتق ہے جس کے معنی ہاتھ پھیرنا، وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ[4] اپنے سروں پر ہاتھ پھیرو!یعنی وضو کرتے ہوئے تر ہاتھ کو سر پر پھیرنا اسی طرح عیسی علیہ السلام بہی ہاتھ پھیر کر بیماروں کو شفایاب فرماتے تھے۔ مسیحا حضرت عیسی کالقب ہے اس کے علاوہ مدد گار، ہمدرد، بہترین تعلق ساز اور مخلص کے معنی پائے جاتے ہیں۔ہمارے ہاں عام طور پر جب مسیح کالفظ بولا جاتا ہے تو اس سے ذہن میں حضرت عیسی علیہ السلام کا تصور آجاتا ہے اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ نے جو معجزات عطافرمائے تھے ان میں اندھوں کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرنا اور اللہ کے حکم سے بینائی کامل جانا، برص والے مریض کو چھو کر صحت یاب کرنا یہاں تک کہ مردہ کو زندہ کرنا بھی ان کے معجزات میں شامل ہے۔

فرمانِ الہی:

وَرَسُولًا إِلَىٰ بَنِيٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ أَنِّي قَدۡ جِئۡتُكُم بِـَٔايَةٖ مِّن رَّبِّكُمۡ أَنِّيٓ أَخۡلُقُ لَكُم مِّنَ ٱلطِّينِ كَهَيۡـَٔةِ ٱلطَّيۡرِ فَأَنفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيۡرَۢا بِإِذۡنِ ٱللَّهِۖ وَأُبۡرِئُ ٱلۡأَكۡمَهَ وَٱلۡأَبۡرَصَ وَأُحۡيِ ٱلۡمَوۡتَىٰ بِإِذۡنِ ٱللَّهِۖ وَأُنَبِّئُكُم بِمَا تَأۡكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمۡۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَأٓيَةٗ لَّكُمۡ إِن كُنتُم مُّؤۡمِنِينَ[5]

اور وہ بنی اسرائیل کی طرف رسول ہو گا، کہ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی نشانیاں لایا ہوں، میں تمہارے لئے پرندے کی شکل کی طرح مٹی کا پرندہ بناتا ہوں، پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے میں مادرزاد اندھے کو اور کوڑھی کو اچھا کر دیتا ہوں اور مردوں کو زندہ کرتا ہوں اور جو کچھ تم کھاؤ اور جو اپنے گھروں میں ذخیرہ کرو میں تمہیں بتادیتا ہوں، اس میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے، اگر تم ایمان لانے والے ہو

مسیح کے بارے میں ہم نے ذکر کیا کہ حضرت عیسی کالقب ہے اور مسیحا مدد گار و معاون، نجات دہندہ کو کہتے ہیں تو یہاں یہ اشکال ہو سکتا ہے کہ دجال کو بھی تو مسیح کہا جاتا ہے اس کا جواب یہ ہے دجال کو مسیح اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس کی ایک آنکھ ملی ہوئی ہو گی اور وہ کانا ہو گا چونکہ ممسوح ہو گا اس لیے اس کو مسیح کہا جاتا ہے ممسوح کا مطلب ہے تمام بھلائیوں، نیکیوں اور خیر وبرکت کی باتوں سے بالکل بعید، نا آشنا اور ایسا کہ جیسا اس پر کبھی ان چیزوں کا سایہ بھی نہ پڑا ہو۔عیسی علیہ السلام کالقب بھی مسیح ہے مسیحا عبرانی زبان میں "مبارک "کو کہتے ہیں یا مسیح کے معنی ہیں بہت سیر کرنے والے، چونکہ حضرت عیسی علیہ السلام قرب قیامت آسمان سے زمین پر اتریں گے اور دنیا سے گمراہی، ضلالت اور برائیوں کو جڑ سے ختم کر دیں گے اور پھر تمام عالم پر اللہ کے خلیفہ کی حیثیت سے حکمرانی کریں گے اور اس سلسلہ میں آپ کو امور مملکت کی دیکھ بھال کرنے اور اللہ کے دین کو عالم میں پھیلانے اور کانے دجال کو موت کے گھاٹ اتارنے کے لیے تقریبا پوری دنیا میں پھرنا پڑے گا اس لیے ان کالقب مسیح قرار پایا۔ دنیا کا ہر مذہب ایک مسیحا (نجات دہندہ) کا منتظر ہے جو اس دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دے گا ہر مذہب میں نام کے اختلاف کے ساتھ ایک مسیحا کا تصور موجود ہے جو دنیا کے اختتام پر ظہور پذیر ہو گا ہر مذہب میں مسیحا کے آنے کے وقت کے حالات کا منظر بھی پیش کیا جاتا ہے۔زرتشت ازم جو کہ ایک قدیم مذہب ہے اس کے دینی ادب میں آخری مسیحا کا تذکرہ موجود ہے۔

زرتشت ازم کا تاریخی پس منظر: Historical background of Zoroastrianism

ایشیائی قوموں کی قدیم دینی تاریخ میں ایرانی قوموں کی دینی تاریخ غالباً سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔وجہ یہ ہے کہ اس حکومت کے عوام کا ہندوستانی، تورانی، بابلی اور یونانی ادیان کے ساتھ ایک گہرا رشتہ رہا ہے۔ قدیم زمانہ سے لے کر بعد کے زمانوں تک مجوسیت کے پیشواؤں میں الٰہیت کا نظریہ بلاد فارس میں قومی شریعت کے بہت بڑے بانی زردشت کے ہاتھوں ہوا۔ یہود، فلسطینی باشندوں اور اقوام عرب کے بابلی اور ایرانی سلطنت کے ساتھ قدیم روابط رہے ہیں۔ اس لئے مجوس کی تاریخیہود، اقوامسیحی اور مسلمانوں کی تاریخ سے ملتی جلتی ہے۔

انسائیکلوپیڈیا تاریخ عالم کا مقالہ نگار زرتشت کی تاریخ کے بارے میں لکھتے ہیں:

یہ باور کیا جاتا ہے کہ ہندی آریاؤں اور ایرانیوں کے آباؤاجداد ایک تھے۔ اور ان کے الگ ہونے سے پہلے یہ لوگ کوہ ہندوکش کے شمالی حصہ میں آباد تھے۔ قدیم ایرانیوں کا مذہب ہندوستانیوں کے ویدک دھرم سے ملتا جلتا تھا۔ وہ متھرا کی پوجا کرتے تھے۔ جو سورج دیوی کا نام تھا۔ ابتدائے آفرینش کے متعلق ان میں عجیب وغریب کہانیاں مشہور تھیں۔ زرتشت نے پرانے آریائی مذہب میں اصلاح کی۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس مذہب کا آغاز علاقہ مادہ میں حضرت مسیح سے ۶۶۰ سال قبل ہوا۔ لیکن اسے خاص فروغ باختر کے علاقے میں ہوا جو افغانستان کے شمال میں کوہ ہندوکش اور دریائے جیحوں کے درمیان واقع تھا۔ ایران کے بادشاہ گشتاسپ نے پہلے پہل یہ مذہب قبول کیا۔ اور اس کے پرانے بھجن اوستا کی شکل میں مرتب ہوئے۔[6]

زرتشت ازم میں کائنات کی عمر: Age of Universe according to Zoroastrianism

زرتشت ازم میں موجود آخری مسیحا کو سمجھنے سے پہلے زرتشت ازم کے ادوار کو سمجھنا بہت ضروری ہے زرتشتیوں نے دنیا کو (Millennia 12) بارہ سالوں پر تقسیم کیا ہے جن میں سے پہلے 3000 سال میں روحوں کی پیدائش ہوئی، اگلے 3000 سال میں (Gayomard) گیومرت (کیومرث) اور قدیم بیل کی پیدائش ہوئی، 7000 سال کی ابتداء دنیا اور انسانوں کے نئے پن سے ہوئی، اسی سال دنیا پر بادشاہوں کی حکمرانی رہی، 8000 سال میں ڈھاک (تین سروں والا ایک دیو تا جو کہ تباہی و بربادی میں اپنی مثال آپ ہے) کی حکمرانی کا دور دورہ تھا، 9000 سال فریڈن کی حکمرانی کے ددور پر مشتمل ہے، 10000 سال میں زرتشت کی پیدائش ہوئی، 11000 سال میں زرتشت کا پہلا سوشیانت (نجات دہندہ) Oshedar اوشیدر یا اشیتر آئے گا، 12000 سال کے آغاز پر دوسرا سوشیانت Oshedarmah اوشیدرما یا اوشیترما آئے گا پھر اسی Millennia سال کے آخر میں آخری سوشیانت آئے گا[7] جب کہ آخری سوشیانت کے لیے سال بھی متعین کر دیا گیا ہے کہ وہ 11973 میں ظاہر ہو گا[8]

سوشیانت کا عقیدہ زرتشتیت کے بنیادی عقائد میں سے ایک ہے۔ زرتشتیت میں، سوشیانت کا تصور ایک نجات دہندہ کی حیثیت سے ہے جو دنیا کے اختتام پر ظاہر ہو گا اور برائیوں کو ختم کر کے نیکی، انصاف، اور امن کا دور لائے گا۔ یہ تصور زرتشتیت کے مقدس متون میں مختلف طریقوں سے بیان کیا گیا ہے۔

زرتشت ازم کا آخری مسیحا:Last savior of Zoroastrianism

سوشیانت (Soshyant) زرتشتیت میں ایک اہم اور مرکزی تصور ہے۔ سوشیانت کا لفظ اوستا زبان سے آیا ہے، جو زرتشتیت کے مقدس متون کی زبان ہے۔ سوشیانت کا لفظی مطلب ہے فائدہ پہنچانے والا یا نجات دہندہ۔ یہ لفظ سوشینت Saosiant سے ماخوذ ہے جو اوستا زبان میں فائدہ پہنچانے والا یا نجات دہندکے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ پرانی ہندوستانی لغات اور اوستا میں بھی سوشیانت کا معنیٰ مضبوط، ہمیشہ پھلنا پھولنا، منافع پیدا کرنے والا، استعمال کرنا، آگے بڑھانا وغیرہ مذکور ہیں [9]۔ یسنا میں اس نجات دہندہ کو فاتح سوشیانت کہا گیا۔[10] پہلوی زبان میں سوشیانت کے لیے *sūdōmand* کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کا معنیٰ ہے مفید، منافع بخش، جبکہ مشہور جرمن اسکالر بار تھولومی جس کو ایرانی علوم پر مہارت تھی اس کے مطابق سوشیانت کے لیے Av. *sawā*- and *sawah*- imply کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کا معنیٰ دوسروں کی زندگی میں نفع بخش، فائدہ پہنچانے والا[11]۔ سوشیانت کو اوستا میں AstvatEreta کے نام سے ذکر کیا گیا ہے جو کہ زرتشت کے اپنے کلام *astvaṭasemhyaṭ* سے اخذ کیا گیا ہے[12] اسی طرح ایک اور یسنا میں سوشیانت کی اصطلاح موجود ہے جس میں زوروسٹر خود کہتے ہیں کہ اس کو مجھ سے بول لینے دو، اچھے ذہن کی شاعری، سوشیانت جان لے کہ اس کا اجر کیا ہو گا[13]

آخری مسیحا کے ابتدائی حالات:Preliminaries of the Last Messiah

پیدائش: زرتشت ازم کے آخری مسیحا کی آمد سے متعلق زرتشت ازم کی پہلوی تعلیمات میں اس اصول نے ترقی کی کہ زرتشت نے تین بار اپنی تیسری بیوی Hvovi سے وظیفہ زوجیت کیا، لیکن تینوں دفعہ ہی نطفہ نیچے گر گیا۔ Neryosang *yazad* یزد نریاسنگ نے اس کی طاقت اور روشنی لے لی اور ان نطفوں کی حفاظت کے لیے Anahid *yazad* اور مزید 99،999 روحوں کو مقرر دیا تاکہ اوس ان کو تباہ نہ کرے[14] اسطرح پانیوں کے یزد (فرشتہ) کو دیا گیا بیج Kayanish جھیل میں محفوظ ہے، اب بھی جھیل کے نیچے تین چراغ جلتے نظر آتے ہیں[15] schematized history کے مطابق زراسٹر کا ظہور 9000 سال میں ہوا، ایک ہزار سال بعد 9970 میں ایک کنواری جھیل میں نہائے گی، اور حاملہ ہو جائے گی جس کے نتیجہ میں تین میں سے پہلا سوشیانت پیدا ہو گا جس کا نام اوشیدر ہو گا جو کہ راستبازی کو بڑھاتا ہے جب وہ 10000 میں تیس سال کا ہو جائے گا تو نیکی کی قوتوں کی قیادت کرتے ہوئے برائی کے خلاف لڑے گا اور شاندار فتح حاصل کرے گا۔ اس ہزار سال کا آغاز خوشی کے ساتھ کرے گا، پھر کچھ عرصہ بعد برائی کی طاقتیں جمع ہونا شروع ہو جائیں گی اور پھر 10970 میں دوسرے سوشیانت کا تصور کیا جائے گا جس کا نام اوشیدرما ہو گا 11000 میں یہ دوسرا نجات دہندہ اپنے بھائی کی مخالف برائیوں سے بھی زیادہ بدتر برائیوں کے خلاف لڑے گا اور اپنے بھائی سے بڑی فتح حاصل کرے گا۔ آخر کار، جب دنیا ایک بار پھر بدی اور جسمانی بلاؤں سے مغلوب نظر آنے لگتی ہے، تو AstvatEreta خود 11,943 میں تصور کیا جائے گا۔ اور جب وہ تیس سال کا ہو جائے گا تو وہ زمین پر اچھی قوتوں کو ایک آخری عظیم جنگ میں لے جائے گا، جس میں یزد اور اوس (دو بڑی روحانی قوتیں) بھی حصہ لیں گے۔ یہ جنگ اور جو کچھ اس میں شامل ہوتا ہے، سب معاملہ ستائیس سال تک جاری رہے گا- اور پھر عالمی سال میں 12,000 FrasoKereti (دنیا کی تباہی یعنی قیامت آجائے) ہو گا، نجات پانے والوں کے لیے ابدی خوشی ہو گی[16]

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

پہلے دوSaosyants کے نام AsvatEreta کی طرز پر بنائے گئے معلوم ہوتے ہیں۔اور ان کی کنواری ماؤں کا معاملہ اور بھی حیران کن ہے، جنہیں SrutatFegri کہا جاتا ہے "وہ جس کا ایک مشہور باپ ہے، اور VanhuFegri وہ جس کا باپ اچھا ہے" (دونوں نام واضح طور پر EredatFegri پر بنائے گئے ہیں۔)۔ یہ چاروں نام یاشت میں موجود ہیں[17] زرتشتی علماء کے مطابق، پہلی دو کنواری مائیں زراسٹر کے سب سے بڑے بیٹے اسادواسٹر IsadVastra کی نسل سے تھیں، تاکہ ان کے معاملے میں معجزاتی تصور xwedodah یونین کے دائرہ کار میں رہے[18]

APOCALYPTIC کی اصطلاح: The terminology of Apocalyptic

یہ اصطلاح ایک خاص قسم کی پیشن گوئی کو بیان کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔جو کہ دنیا اور بنی نوع انسان کی تاریخ، برائی کی ابتداء اس کا راستہ، ناگزیر خاتمہ اور تمام چیزوں کی آخری تکمیل سے متعلق ہوتی ہے۔ زرتشت نے خود ان تمام چیزوں کے بارے میں اپنی گاتھاؤں میں بات کی تھی۔ وہاں وہ "ابدیت کے ماضی" اور اس دنیا کے آغاز کی طرف دیکھتا ہے، آخری فیصلے اور "آنے والے ابدیت" کی طرف دیکھتا ہے اور ان تمام چیزوں کو دیکھتا ہے جو اچھے اور برے کے درمیان منصوبہ بند کائناتی جدوجہد کے ایک حصے کے طور پر ہوتا ہے، جس کے نتیجے میں برائی کا خاتمہ اور اس کے ذریعے خدا کے مقاصد کی تکمیل ہوتی ہے[19]

چوں کہ زرتشت کی تعلیمات کا زور اخلاقی تھا، اس لیے وہ حتمی انصاف کے لیے ایک پرجوش فکر مند تھا، اسی لیے یہ علم اس نے خود خدا سے طلب کیا تھا: "میں تجھ سے ان چیزوں کے بارے میں پوچھتا ہوں، جو واقعتاً آنے والی ہیں اور آئیں گی[20]

آوستان اور پہلوی متون میں بیان کیا گیا ہے: اچھائی اور برائی کے درمیان ایک آخری عظیم جدوجہد ہوگی جس میں اچھائی کی فتح ہوگی۔ مُردوں کی لاشیں دوبارہ زندہ کی جائیں گی، اور آخری عدالت ہوگی۔ زمین کو آگ کی دھات کے پانی سے پاک کیا جائے گا۔ جس سے تمام بنی نوع انسان گزرے گا۔ نیک لوگوں کے لیے یہ گرم دودھ پر چلنے کے مترادف ہوگا، لیکن گنہگار ہلاک ہو جائیں گے۔ اس کے بعد خدا کی بادشاہی اس زمین پر آئے گی جو اس کی اصل خوبی پر بحال ہو جائے گی، یہ FrasoKereti (قیامت) ہے، اور نیک لوگ وہاں ہمیشہ کے لیے الٰہی مخلوقات کے ساتھ خوشیاں منائیں گے[21]

یہ پیشین گوئی خالصتاً مذہبی اور اخلاقی لحاظ سے، زراسٹر کے اپنے وژن کی کائناتی وسعت کے ساتھ تصور کی گئی ہے۔ اس اصطلاح کے وسیع مفہوم میں ہزار سالہ، یعنی، پیشین گوئی یہ ہے کہ وقت کے اختتام پر اس کامل زمین پر خُدا کی اپنی چُنی ہوئی مخلوقات، نیک، حامیوں کے لیے خوشی آئے گی۔ اور ایک بار پھر، زرتشت سب سے قدیم ہزار سالہ نبی، جو تبلیغ کر رہا ہے[22] جیسے جیسے زرتشتی apocalyptic ترقی کرتا گیا، اس کے مذہبی، سماجی اور کائناتی پیغام کو ایرانی افسانوں سے جوڑ کر تقویت حاصل ہوئی۔ یہ کہا جاتا ہے کہ "فتح کا ہتھیار" جسے زراسٹر کے شاہی سرپرست، کاوی وِستاسپا (گوستاسپ) نے ویلڈ کیا تھا، وہی ہتھیار تھا جو پہلے "طاقتور تھراٹونا نے اُس وقت استعمال کیا تھا جب اژی دہاکا کو مارا گیا تھا۔ اس وقت پیدا ہوا جب بدکار زینیگو کو مارا گیا تھا، جسے اس وقت پیدا کیا تھا جب تورافراسیان کو قتل کیا گیا تھا[23] اسی ہتھیار کے ذریعے آخری مسیحا برائیوں کا قلعہ قمع کرے گا۔

ساری دنیا کو آخری دنوں میں شیطانی روح مصیبت کی مصیبت میں مبتلاء دیکھا جاتا ہے۔ اس وقت "سورج کی کرنیں بہت سطحی اور کم تر ہوں گی، اور سال، مہینہ اور دن چھوٹے ہوں گے۔ فصلوں سے بیج نہیں ملے گا۔ اور پودے اور جھاڑیاں اور درخت چھوٹے ہوں گے۔ اور لوگ بہت پاکھنڈی (چالاک) پیدا ہوں گے، اور ان کے پاس کم مہارت یا توانائی ہوگی۔ ایک خوش کن بادل اور ایک منصفانہ ہوا کے لیے اپنے سخت وقت اور موسم میں بارش کرنا ممکن نہیں ہوگا۔ بادل اور دھند پورے آسمان کو سیاہ کر دے گی۔ ایک گرم ہوا اور ایک ٹھنڈی ہوا آئے گی اور تمام پھلوں اور مکئی کے اناج کو بہالے جائے گی۔. اور دریاؤں اور چشموں کا پانی سکڑ جائے گا اور اس میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا۔. ہل بیل کی طاقت کم ہوگی اور تیز گھوڑے میں تھوڑی طاقت ہوگی۔ وہ شریر شیطانی روح بہت جابر اور ظالم ہوگا، پھر جب اسے تباہ کرنا ضروری ہو جائے گا[24]

سوشیانت کا کردار وصفات: Character and Attributes of Saoshyanat

سوشیانت کا عقیدہ زرتشت مت کے بنیادی عقائد میں موجود ہے سوشیانت کے کردار سے متعلق زرتشت ازم کے دینی ادب میں بہت سی تعلیمات موجود ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے علماء کی تشریحات بھی اس اہم عقیدہ سے متعلق ایک خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ زرتشت ازم کی تمام مذہبی کتب میں درج ہے کہ زرتشت کو 30 سال کی عمر میں (نزوان، رسالت وغیرہ) نوازا گیا، اسی طرح اس کے آنے والے فرزندوں یعنی– ہوشید ربامی (اوشیتر، اوشیدر)، ہوشید رماہ (اشیترما، اوشیدرما) اور سوشیانت – بھی اپنے والد کی طرح 30 سال کی عمر میں مبعوث ہوں گے اور اھورامزدا سے بات چیت کریں گے اور لوگوں کی نجات کا عہدہ اپنے ذمہ لیں گے[25]

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

جب سوشیانت بڑا ہو گا تو وہ دنیا کی تمام برائیوں کو ختم کرے گا اور حقیقی مزداپرستاروں کی رہنمائی کرے گا تاکہ انگرامینیو کو شکست دے اور مستقبل کے وجود کا آغاز کرے۔ جب وہ 30 سال کا ہو گا تو آسمان پر ایک کائناتی نشان نظر آئے گا جو اس کی شناخت کا اعلان کرے گا اور پھر جب وہ 57 سال کا ہو گا تو وہ دنیا سے تمام برائیوں کو ختم کر دے گا۔ انسانیت کو برائی اور فتنہ سے آزاد کیا جائے گا، جو انسانیت کی بدلتی خوراک میں دکھایا گیا ہے - حوالہ یہ بتاتا ہے کہ انسان سبزی خور ہو جائے گا، پھر صرف پانی پیے گا، اور پھر صرف "روحانی خوراک" کھائے گا۔ زرتشتی سبزی خور نہیں ہیں، لیکن خوراک کی یہ تبدیلیاں انسانیت کی بہتری کی علامت ہیں خدا کے قریب ہونے کے ساتھ ساتھ انہیں اس دنیا کی چیزوں کی ضرورت نہیں رہے گی[26]

اس کا ذکر زند اوستا میں اس طرح ہے:

جس کا نام فاتح سوی شنت (سوشیانت) ہو گا اور جس کا نام استوت ایریتا ہو گا۔ وہ سوی شنت (رحم کرنے والا) ہو گا کیونکہ وہ ساری مادی مخلوقات کے لیے رحمت ہو گا۔ وہ استوت۔ ایریتا (وہ جو عوام اور مادی مخلوقات کو سرخرو کرے گا) ہو گا۔ کیونکہ خود مثل مادی مخلوقات اور زندہ انسان کے وہ مادی مخلوقات کی تباہی کے خلاف کھڑا ہو گا اور دو پائے مخلوق (یعنی انسان) کی برائی کے خلاف کھڑا ہو گا۔ اور ایمان داروں (بت پرست اور اس جیسے لوگ اور مجوسوں کے غلطیوں) گناہوں کے خلاف کھڑا ہو گا[27]

سوشیانس (سوشیانت) کے متعلق انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانکا کا مصنف لکھتا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

زرتشترا ایسے نجات دہندگان کے لیے مناجات کرتا ہے جو نئے دنوں کی صبح کی طرح دنیا میں آئیں گے، زرتشت امید کرتا ہے کہ وہ بھی ان نجات دہندگان میں شامل ہو گا اگر ان نجات دہندگان میں شامل نہ بھی ہو سکا تو اس کے مرنے کے بعد اس کے سیمن (نطفہ) سے تین بیٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک، ایک ہزار سال کے بعد پیدا ہو گا، (جن میں سے پہلے کا نام (Oshetar) اوشیتر، یا اشیدر جبکہ دوسرے کا نام (Oshetarmah) اشیترما، یا اشیدرما ہے) ان تین میں سے سب سے آخر میں پیدا ہونے والا سوشیانس / سوشیانت ہو گا جو ایک ایسی کنواری لڑکی سے جنا جائے گا جو پاکی حاصل کرنے کی غرض سے ایک تالاب میں غسل کرے گی تو وہاں زرتشت کا سیمن (نطفہ) اس کو ٹھہر جائے گا جس کے نتیجے میں سوشیانس کی پیدائش ہو گی۔ سوشیانت کی عمر جب 57 برس ہو جائے گی تو 30 گزرے ہوئے (فوت شدگان) جن کا ان کے جسموں سے بہر حال ایک تعلق ہو گا، کے ذریعے مدد کی جائے گی[28]

ایک فرانسیسی سیاح، جو ناصر الدین شاہ کی سلطنت کے آٹھویں سال میں ایران میں تھا، اپنے سفر نامہ میں جس کا میں لکھتا ہے: "تمام ایرانی زرتشت کے پیروکار آخری مسیحا سوشیانت کے انتظار میں ہیں"، اور ان میں سے بعض لوگوں کا گمان ہے کہ وہ بہت جلد ہی ظہور کرے گا اور ان کے دین کو جو ایرانیوں سے چھین لیا گیا ہے، اس کو واپس لائے گا[29]

زردشتیوں کی معروف کتاب "ژند" میں یزدان اور اہرمن کے درمیان مقابلہ کے ذکر کے بعد اس بات کو یوں بیان کیا گیا ہے: اس وقت یزدان کی فتح ہو گی اور یزدان کے فاتح ہونے کے بعد اہرمن کی نسل تباہ و برباد (ختم) ہو جائے گی اور عالم خوش ہو جائے گا اور فرزندان، آدم کی کرسی پر بیٹھیں گے[30]

جاماسب نے اپنے استاد زردشت کے قول کو اس طرح نقل کیا ہے: "سوشیانت" کے ظہور سے پہلے وعدہ وفائی ختم ہو جائے گی، جھوٹ، بے دینی وغیرہ عام پھیل جائے گی، لوگ اپنے اللہ سے دور ہو جائیں گے اور دنیا فتنہ سے بھر جائے گی۔ سوشیانت وہ آخری فرد ہے کہ جو آئے گا اور زردشت کو عالم میں نجات دلوائے گا[31]

سوشیانت کا ظہور کب ہو گا: When will Saoshyanat appear

ویسے تو کسی نے بھی مذہبی کتاب میں آخری مسیحا کی تواریخ سے بارے میں نہیں بتایا گیا البتہ چند نشانیاں ضرور بتائی گئیں ہیں کہ آخری مسیحا کے ظہور کے وقت حالات کیسے ہوں گے۔ جبکہ سترہویں صدی میں جب زرتشتیوں پر زمانہ تنگ ہو گیا تو ان کے حساب سے مطابق مسیحا کو آجانا چاہیے تھا جس کی بنا پر وہ ظلم و ستم کو خاموشی سے سہتے رہے اور انہوں نے مسیحا کی آمد سے متعلق زمانہ مختص بھی کر لیا لیکن جب زمانہ 1630 کا ہوا اور مسیحا کی آمد نہ ہوئی تو ان کو سخت رنج پہنچا اور اس کے بعد زرتشتیوں نے کبھی بھی مسیحا کی آمد کو کسی زمانہ کے ساتھ مختص نہیں کیا[32] جب کہ مسیحا کے ظہور کی علامات دینی ادب میں مذکور ہیں۔ سوشیانت کے آنے میں اتنا وقت لگ جائے گا بندہ سمجھے گا کہ وہ اب نہیں آئے گا حالانکہ وہ ضرور بالضرور آئے گا[33]

پوردادمیں مذکور ہے کہ آخری مسیحا کی آمد کے وقت سورج آسمان پر 30 دن کے لیے رک جائے گا[34]

حرف و سخن HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

بندھشن میں ہے کہ مسیحا کی آمد کے وقت ایک شہاب ثاقب (جس کو گوزہر کہا جاتا ہے) زمین پر آگرے گا[35]

جاماسب نامہ میں مذکور ہے کہ زمین پر بہت زیادہ زلزلے آئیں گے، جوان جلد بوڑھے ہو جائیں گے، برے کردار والا شخص اپنے کردار پر راضی ہو گا اور اسے عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا، ظالم کی تعریف کی جائے گی اور دیندار افراد کی توہین کی جائے گی[36]

آخری مسیحا کے تصور کی عصری معنویت:

The Contemporary Meaning of the Concept of the Final Messiah:

زرتشت مت کے آخری مسیحا سوشیانت کے تصور کی عصری معنویت پر غور کرتے ہوئے، ہم مختلف پہلوؤں کو دیکھ سکتے ہیں جن میں یہ تصور جدید دور میں ایک اہمیت رکھتا ہے: سوشیانت کا تصور زرتشتی مذہب میں ایک روحانی اور اخلاقی رہنمائی کا کردار ادا کرتا ہے۔ آج کے دور میں، جب دنیا مختلف مسائل کا سامنا کر رہی ہے جیسے کہ ماحولیات، سماجی انصاف، اور اخلاقی بحران، سوشیانت کی آمد کا پیغام ایک امید اور نیکی کی راہنمائی فراہم کرتا ہے۔ سوشیانت کا تصور مختلف مذاہب کے نجات دہندگان کے تصورات سے مماثلت رکھتا ہے۔ مثلاً، عیسائیت میں حضرت عیسیٰؑعلیہ کی دوبارہ آمد، اسلام میں امام مہدی علیہ السلام کی آمد، اور ہندو دھرم میں کلکی اوتار کی آمد جیسے تصورات موجود ہیں۔ اس مشترکہ نکتہ نظر سے بین المذاہب ہم آہنگی اور مکالمہ کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔ سوشیانت کی آمد کا پیغام انصاف، امن، اور نیکی کی فتح کا ہے۔ یہ پیغام موجودہ دور میں عالمی سطح پر انصاف، امن، اور انسانی حقوق کے فروغ کے لیے ایک اہمیت رکھتا ہے۔ زرتشتی مذہب میں فطرت اور ماحول کی حفاظت پر زور دیا گیا ہے۔ سوشیانت کی آمد کے تصور کو ماحولیاتی تحفظ اور زمین کی حفاظت کے حوالے سے بھی سمجھا جا سکتا ہے، جو آج کے دور کا ایک اہم موضوع ہے۔ سوشیانت کا تصور ایک مثالی معاشرے کی تشکیل کا بھی عکاس ہے جہاں ظلم، بدی اور ناانصافی کا خاتمہ ہو۔ آج کے دور میں یہ تصور سماجی تبدیلی اور اصلاحات کے لیے ایک تحریک کا کام کر سکتا ہے۔ سوشیانت کی آمد کی توقع زرتشتی افراد کو نیکی، راستبازی، اور اخلاقی ذمہ داری کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ آج کے دور میں بھی یہ پیغام انفرادی اور اجتماعی اخلاقیات کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ دنیا میں موجودہ مشکلات اور چیلنجز کے پیش نظر، سوشیانت کا تصور ایک امید اور نجات کا پیغام فراہم کرتا ہے، جو لوگوں کو مثبت سوچ اور عمل کی ترغیب دیتا ہے۔ سوشیانت کا تصور موجودہ دور کے مختلف مسائل جیسے کہ غربت، ناانصافی، اور دہشت گردی کے خاتمے کے لیے از زرتشتی مذہب کے اس تصور کو جدید دنیا میں روحانیت اور اخلاقیات کی طرف متوجہ کرنے کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے، جہاں مادی ترقی کے ساتھ ساتھ روحانی ترقی کی بھی ضرورت ہے۔ سوشیانت کا تصور عصری معنویت کے ساتھ مختلف پہلوؤں میں اہمیت رکھتا ہے اور اس کے پیغام کو جدید دور میں مختلف چیلنجز اور مسائل کے حل کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

حاصل کلام:

زرتشت ازم کی دینی کتب اور ان کے علماء کی آراء سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ آخری مسیحا کی آمد ضرور ہو گی اگرچہ اس کی آمد میں کچھ وقت لگ سکتا ہے لیکن دنیا کا اختتام آخری مسیحا کی آمد کے بعد ہی ہو گا، آخری مسیحا دنیا سے برائی کی طاقتوں کو جڑ سے ختم کر دے گا اور لوگوں میں پھیلی مایوسی، دکھ، درد، اور مصائب کو خوشیوں میں بدل دے گا جس کے بعد لوگ ایک ایسی جگہ (جنت) پر زندگی گزاریں گے جہاں ان کو کبھی دکھ تکلیف یا غم نہ ہو گا۔ زرتشت کا یہ عقیدہ اپنے پیروکاروں کو امید کی ایک کرن اور خوشی کی نوید عطاء کرتا ہے۔

---

[1] فیروز آبادی، ابو طاہر محمد بن یعقوب، القاموس المحیط، المکتبہ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت لبنان، 2005ء، ص 225

[2] الزبیدی، محمد مرتضٰی، تاج العروس من جواہر القاموس، المکتبہ دار التراث، الکویت، 2001ء، جلد 6، ص 491

[3] http//rekhtadictionary.com/meaning of messiah retrieved dated: 13-05-2024.

[4] سورۃ المائدۃ، آیت نمبر 6

[5] سورہ آل عمران، آیت نمبر 49

[6] ولیم ایل لینگر، انسائیکلوپیڈیا تاریخ عالم، شیخ غلام علی اینڈ سنز ایجوکیشنل پبلشرز، لاہور، سن 1964، ج 2، ص 71

[7] Bundahishn, transaled by Edward William west, Theophania publishing, p.29 & 32

[8] Iranicaonline.org/Articles/saoshyantretrived May 22, 2024

[9] Iranicaonline.org/Articles/saoshyantretrived May 22, 2024

[10] Yasna, chapter 13, verse 129

[11]Chr. Bartholomae, *AltiranischesWorterbuch*, Strassburg, 1904, p. 1561
[12] Yasna, Chapter 43, verse 16
[13] Yasna, Chapter 48, Verse 9
[14]Bundahishn, transaled by Edward William west, Theophania publishing, USA, 2012, p.236
[15]*Abid*p. 220
[16]Bundahishn,p. 220
[17]yashts, chapter 13, verses 128 & 141
[18]*Dēnkard*, book 2 , p. 667
[19]J. Duchesne-Guillemin, The Hymns of Zarathustra, tr. M. Henning, London, 1992, p. 18
[20] Yasna, Chapter 31, Verse 14
[21]https://www.iranicaonline.org/articles/apocalyptic-that-which-has-been-rcvealedretrieved 24/05/24
[22]Marry Boyce, *A History of Zoroastrianism*, Leiden New York, 1989 p.1 & 31-3
[23]https://www.iranicaonline.org/articles/apocalyptic-that-which-has-been-rcvealedretrieved 24/05/24

[24]Cereti, Carlo G., The Zand I Wahmanyasn, Roma, 1992, *p.* 16 & 20, 42 & 44

[25]مصطفوی، علی اصغر، اسطورہ سوشیانت، قم ایران،، ص93

[26]Denkard, book7, chapter 10, verse 15-19
[27]YandAvesta, Chapter 28, Verse 129

[28]Encyclopedia of Britannica,

[29]مصطفوی، علی اصغر، اسطورہ سوشیانت، قم ایران، ص93
[30]رضوانی، علی اصغر، موعود شناسی و پاسخ بہ شبہات، قم ایران، 1388ھ، ص108
[31]ایضا، ص109

[32]ErvadManockjiRustamjiUnvala, *DarabHormazyar'sRivayat*, Bombay, 1922, vol II, p. 159
[33]Denkard, book 9, chapter 23, verse 1

[34]موعود شناسی، ص24

[35]*Bundahišn*,p. 24

[36]محمد الواحدی (مترجم)، جاماسب نامہ، دلی انڈیا، 1912، ص117